Regd L. No. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم سہ شنبہ ★ ۲۶ رجب سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ ۲۲ امان سنہ ۱۳۳۴ ہش ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

کل شام کے قریب کچھ ضعف محسوس ہوتا تھا رات کو نیند اچھی آگئی آج صبح طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۲۰ مارچ ساڑھے دس بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی عام طبیعت اچھی رہی۔ شام کے قریب کچھ ضعف محسوس ہوا۔ مگر یہ کیفیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد دور ہو گئی۔ بعد دوپہر لاہور سے ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ہومیو پیتھ حضور کو دیکھنے آئے۔ انہوں نے بھی بعد معائنہ دل کی حالت تسلی بخش بتائی۔ رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ صرف وسط رات ایک گھنٹہ کے لئے حضور کی آنکھ کھل گئی پھر اچھی نیند آگئی۔ صبح عام طبیعت اچھی ہے۔

۲۱ مارچ سوا دس بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ مگر شام کے قریب کچھ ضعف محسوس ہوتا تھا۔ رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ صبح طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مہاجرین کے دعوے رجسٹر کرنے کا محکمہ یکم مئی سے کام شروع کر دیگا

اس سلسلے میں ضروری انتظامات قریباً مکمل ہو گئے ہیں

کراچی ۲۱ مارچ۔ مہاجرین ہندوستان میں جو غیر منقولہ جائدادیں چھوڑ آئے ہیں انہیں حکومت کے ہاں رجسٹر کرانے کے لئے جس محکمہ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ وہ یکم مئی سے باقاعدہ کام شروع کر دے گا۔ اس امر کا اعلان کل وزیر مہاجرین جناب امیر اعظم خان نے کیا۔ انہوں نے کہا اس سلسلے میں ضروری کاغذات چھپ گئے ہیں۔ اور دیگر انتظامات بھی بڑی تیزی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ یکم مئی سے مہاجرین اپنے دعوؤں کا اندراج کرا سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی شخص کے قبضہ میں غیر قانونی طور پر متروکہ جائداد ہوئی اس کے خلاف کارروائی کی جائیگی اور ایسے لوگوں کے خلاف بھی جو غلط اندراجات کرائیں گے۔ مناسب اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔

حیدر آباد میں حالات پوری طرح قابو میں ہیں

حیدر آباد دسندھ ۲۱ مارچ۔ آج یہاں سندھ کی مجلس قانون ساز کا بجٹ اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اس میں صوبائی اسمبلی کے سپیکر میر غلام علی خان تالپور کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔ کل رات میر غلام علی تالپور کو یہاں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اگرچہ حیدر آباد میں مکمل سکون ہے۔ پھر بھی احتیاط کے طور پر شہر اور چھاؤنی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے کل ایک بیان میں کہا کہ وزراء کو قتل کرنے اور بدامنی پھیلانے کی سازش کا پتہ چلنے کے بعد صورت حال پوری طرح قابو میں ہے۔ جن لوگوں پر سازش میں شریک ہونے کا شبہ ہے ان پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ اور پولیس ہر قسم کے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ وزراء کی کوٹھیوں پر پہرہ داروں کی تعداد دگنی کر دی گئی ہے۔ اور گڑبڑ پھیلانے کی جس سازش کا پتہ چلا ہے۔ اس کی تفتیش تیزی سے کی جا رہی ہے۔ دادو اور نواب شاہ میں پولیس نے بعض لوگوں کو گرفتار بھی کیا ہے۔ مسٹر کھوڑو نے مزید بتایا کہ ان کے نام بھی بعض خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ (ابتدائی خبر صفحہ ۸ پر)

ترکی نے حکومت شام کا اسلحہ مسترد کر دیا

انقرہ ۲۱ مارچ۔ ترکی و عراق کے دفاعی معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد شام نے ترکی کو جو اسلحہ بھیجا تھا۔ اسے ترکی نے مسترد کر دیا ہے۔ کل ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریز نے شام کے سفیر متعینہ انقرہ کو بلایا۔ اور انہیں بتایا کہ مصر اور شام کے درمیان عربوں کے نئے مجوزہ دفاعی معاہدے کے بعد سے ترکی اور شام کے تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ اندریں حالات اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ عربوں کے مجوزہ دفاعی معاہدے کے بعد غلط ثابت ہو چکا ہے۔

—

بیروت ۲۱ مارچ۔ شام اور لبنان کے وزراء خارجہ میں عربوں کے نئے مجوزہ دفاعی معاہدے کے بارے میں جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ کل یہاں ختم ہو گئی۔ گفت و شنید کے اختتام پر ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں لکھا تھا کہ شام اور لبنان نے طے کیا ہے کہ وہ عربوں کے مفاد کی خاطر اپنے نظریات کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

شہنشاہ ایران نے امام مسجد لنڈن کو ایک قبلہ نما بطور تحفہ ارسال فرمایا

انگریزی ترجمۂ قرآن مجید کی پیشکش پر شکریہ کا اظہار

لنڈن۔ مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء کو سفیر ایران مقیم انگلستان نے امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان کو شہنشاہِ ایران کی طرف سے تحفے کے طور پر ایک "قبلہ نما" پیش کی۔ شاہ موصوف نے یہ خوبصورت تحفہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی پیشکش کے جواب میں اظہار شکریہ کے طور پر تہران سے ارسال فرمایا ہے۔ شاہ موصوف کے قیام انگلستان کے دوران مکرم امام صاحب نے آپ کی خدمت میں جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا ایک نسخہ تحفے کے طور پر پیش کیا تھا۔ مکرم امام مسجد لنڈن نے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے تحفہ قبول کرتے ہوئے سفیر ایران کی معرفت شہنشاہ ایران کا شکریہ ادا کیا۔

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا عطیہ

ربوہ ۲۱ مارچ۔ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف مہتمم شعبۂ خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے کوئٹہ کے حالیہ زلزلوں میں نقصان اٹھانے والے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے فوری طور پر پچاس روپے کی رقم ارسال کی ہے علاوہ ازیں مجلس اپنے ممبران سے مزید چندہ جمع کر رہی ہے۔ جس کی وصولی کے بعد اس سلسلہ میں مجلس کی طرف سے مزید رقوم بھی ارسال کی جائیں گی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء

خوفِ خدا

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور نے مسٹر ڈلس وزیر خارجہ کے جنگ میں ایٹمی طاقت کے استعمال کے متعلق بیان کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ مشرق بعید میں جنگ چھڑنے کی صورت میں ایٹمی ہتھیار استعمال کرے گا۔ انہوں نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ:۔

"امریکہ نے ایٹمی ہتھیار کو ترقی دینے کی طرف بہت توجہ دی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ ایٹمی ہتھیار فوجی مراکز کے خلاف اسی طرح استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جس طرح گزشتہ جنگ عظیم میں دوسرے ہتھیار دشمن کے فوجی ٹھکانوں کے خلاف استعمال کئے گئے تھے"

آپ نے فرمایا ہے کہ

"مشرق بعید میں پہلے کی نسبت خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے پہلے کی نسبت زیادہ ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے"

بظاہر امریکہ کی طرف سے یہ سخت رویہ چین اور اسکے ذریعہ روس کو خوفزدہ کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ چین فارموسا کی طرف اقدام کرنا چاہتا ہے۔ امریکہ اسے پسند نہیں کرتا۔ چین کی پشت پر یقیناً روس کا ہاتھ ہے۔ امریکہ نے یہ دھمکی اس لئے دی ہے کہ چین اپنی تجاوز سے باز آجائے۔ اور جنگ کی طرح نہ ڈالے۔

بہت ممکن ہے کہ امریکہ کی اس دھمکی سے مشرق بعید میں یہ جنگ فی الحال رک جائے۔ اور چین اور روس ایٹمی ہتھیار کے استعمال کے خوف سے مصالحانہ روش اختیار کرلیں۔

بے شک یہ دنیا کے لئے وقتی طور پر اطمینان بخش صورت حال ہوگی۔ خاصکر مشرق بعید کے ممالک کے لئے کہ وہ جنگ سے بچ جائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ایسی دھمکیوں سے ہمیشہ کے لئے جنگ کا خطرہ دور ہو سکتا ہے؟

جیسا کہ ہم نے کہا ہے وقتی طور پر تو شاید ایسا ممکن ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ یہ تمام مہذب کہلانے والے ممالک ایٹمی ہتھیار بنانے اور ان میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے پوری پوری کوشش میں مصروف ہیں۔ اور یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ آج امریکہ کو ان میں دوسروں پر فوقیت حاصل ہے۔ اور وہ اس دھمکی سے دنیا میں عارضی طور پر توازن قائم رکھ سکتا ہے۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ کل دوسرے ممالک بھی اس فنِ ہلاکت آفرینی میں امریکہ سے نہ بڑھ جائیں۔ یا اس کے برابر نہ ہو جائیں۔

پچھلی جنگ عظیم میں ایٹم بم نے واقعی جنگ کا خاتمہ کرنے میں معتدبہ حصہ لیا تھا۔ اور جب جاپان پر پے در پے دو بم گرائے گئے۔ تو اس نے اور ان کے ساتھیوں نے ہتھیار رکھ دیئے تھے۔ اور جنگ ختم ہوگئی تھی۔ تو اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ محوری طاقتوں کے پاس ایٹم بم نہیں تھا۔ اگر ان کے پاس بھی یہ ہتھیار ہوتا۔ تو صورت حال مختلف ہوتی۔ پہلی جنگ عظیم میں جو ہلاکت آفرین ہتھیار استعمال ہوئے تھے۔ ان سے بدرجہا زیادہ ہلاکت آفرین ہتھیار دوسری جنگ عظیم میں استعمال ہوئے تھے۔ مگر جب تک ایٹمی ہتھیار استعمال نہ کیا گیا جنگ ختم نہ ہوئی۔ جو پہلے ہتھیاروں سے بہت زیادہ ہلاکت آفرین تھا۔ اور جس پر سوائے امریکہ کے کسی کو دسترس نہیں تھا۔

اب یہ حالت نہیں ہے۔ اور ابھی کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ امریکہ کی دھمکی فی الحقیقت کارگر بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر روس کے پاس بھی جیسا کہ اس کا دعویٰ ہے ایٹمی ہتھیار امریکہ کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ تو امکان ہے کہ یہ دھمکی کارگر نہ ہو۔ اور جنگ شروع ہو جائے۔ اور دونوں طرف سے ایٹمی ہتھیار اسی طرح استعمال ہونے لگیں۔ جس طرح دوسری جنگ عظیم میں دونوں طرف سے مختلف قسم کے بم استعمال ہوتے رہے تھے۔ لیکن بالفرض امریکہ ہی فائق ہے۔ تو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ دھمکی وقتی طور پر تو کامیاب ہو سکتی ہے ہمیشہ کے لئے نہیں۔ جب بھی روس یا اور کوئی معاند ملک سمجھے گا کہ اس کی طاقت امریکہ سے بڑھ گئی ہے۔ وہ جنگ کا آغاز کر سکتا ہے۔ اور اس طرح دنیا کی تباہی کا خدشہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا

الغرض خواہ کچھ بھی صورت ہو۔ اگر دنیا کی یہ مہذب اقوام اسی طرح مادی طاقت زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے میں مصروف رہیں۔ اور محض مادی طاقت کے بھروسہ پر دنیا میں توازن اور امن کے قیام کی تدابیر سوچتی رہیں۔ تو دنیا اس عظیم عذاب سے بچ نہیں سکتی۔ جو یہ اقوام اس پر لانے کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔

اس ضمن میں ایک بات اور بھی قابل غور ہے۔ امریکہ نے جو دھمکی دی ہے۔ اس کا اثر سب سے پہلے مشرقی ممالک پر ظاہر ہوگا۔ یعنے ایٹمی ہتھیار کا نشانہ پہلے مشرقی ممالک بنیں گے جن کا بظاہر کوئی قصور نہیں۔ اگرچہ یہ جانتا مغربی اقوام بھی اس سے بچ نہیں سکیں گی۔ مگر یہ پہلا ہلاکت کا کھیل جیسا کہ حالات سے معلوم ہوتا ہے مشرق میں کھیلا جائے گا۔ اور ناکردہ کار لوگ تباہ کئے جائیں گے۔

اہل مشرق کے پاس بے شک ایٹمی ہتھیار نہیں ہے۔ جس سے وہ ان عاقبت نااندیش اقوام کے عزائم میں روکاوٹ ڈال سکیں۔ مگر یقیناً ان کے پاس ایک ہتھیار ہے اور وہ ہے "مذہب"۔ مگر یہ ہتھیار اسی وقت کام دے سکتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ اور معاد پر کامل ایمان پیدا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کو صرف "خوفِ خدا" ہی بچا سکتا ہے۔ نہ کہ ایٹمی ہتھیار یا اس سے بھی زیادہ کسی ہلاکت آفرین ہتھیار کے استعمال کا خوف۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو

"ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (پ ۲۷) انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔ مُردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ مردہ کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے۔ تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے۔ اسی طرح شقاوت کی حالت میں کوئی اچھی چیز اندر نہیں جا سکتی۔ یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو۔ جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو۔ اور ایسا جوش ہو کہ خود بھی نہ جان سکے۔ کہ یہ جوش مجھ میں کیوں ہے۔" (ملفوظات)

جملہ مبلغین توجہ فرمائیں

جملہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ (پاکستان) کو براہ راست فرداً فرداً بذریعہ ڈاک لکھا جا چکا ہے۔ اب بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ

مالی سال ۵۵-۱۹۵۴ء ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ مبلغین اپنی اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹیں (از ۱-۵-۵۴ تا ۳۰-۴-۵۵) مفصل اور خوشخط لکھ کر مئی ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں دفتر ہذا کو بصیغہ رجسٹری بھجوا دیں۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

(نائب ناظر دعوت و تبلیغ)

مخدوم نذیر احمد صاحب ایم ایس سی میانی کے لئے درخواست دعا

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی میانی ضلع سرگودھا عرصہ سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں۔ وہ مخلص احمدی ہیں۔ اور تمام احباب جماعت اور بالخصوص درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ لہٰذا تمام دوست ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ضلع جھنگ

نصرت گرلز ہائی سکول کی پرانی طالبات

نصرت گرلز ہائی سکول کی سابقہ طالبات کی ایک انجمن بنائی جا رہی ہے۔ تمام ایسی طالبات جنہوں نے خواہ کبھی بھی نصرت گرلز سکول میں پڑھا ہو۔ اور خواہ کتنے تھوڑے عرصے کے لئے پڑھا ہو۔ ان سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ اس انجمن کی ممبر بنیں۔ اس انجمن کا چندہ صرف ایک روپیہ سالانہ ہوگا۔ جو سابقہ طالبات اس اعلان کو پڑھیں۔ وہ مجھے اپنے مکمل پتہ خط و کتابت سے اطلاع دیں۔ اور ایک روپیہ بطور چندہ بھجوا دیں۔ ان کو انجمن کا ممبر بنا لیا جائیگا۔

(ڈائرکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

احباب جماعت کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام احباب جماعت نے الفضل مورخہ ۱۳ مارچ میں پڑھ لیا ہوگا۔ ایسے وقت جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیاوی تمام رشتہ داروں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور دست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے۔ ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔ دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقعہ پر "امانت خاص تحریک جدید" کی مد کھول دی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم ہے اس امانت میں روپیہ جمع کرائیں — جن دوستوں کا کسی بنک میں حساب ہو وہ اپنے بنک کا چیک افسر امانت تحریک جدید ربوہ کے نام بھیج دیں۔ ہم روپیہ وصول کر کے آپ کا امانت کا حساب کھول دیں گے۔ اور جو نقد روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوانا چاہیں وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھیجیں۔ مگر کوپن میں صاف تحریر فرمائیں کہ "امانت خاص تحریک جدید" میں رقم جمع کی جائے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

افسر امانت تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست جو حسب ذیل کوائف پر مشتمل ہو ۲۵ مارچ ۱۹۵۵ء تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امتحان انٹرویو کے لئے ۱۱ اپریل ۱۹۵۵ء بوقت ۸ بجے صبح دفتر بیت المال میں تشریف لائیں۔

اسامیاں خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواران کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہیں امتحانی زمانہ میں ۵۰ روپے تنخواہ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۵۰ – ۳ – ۸۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ محررین کی تقرریوں کا تعلق نظارت علیا سے ہے۔ جو پاس شدہ امیدواروں میں سے لگاتی رہے گی۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت

(۳) تعلیمی قابلیت معہ نقول سرٹیفکیٹ (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند

(۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ

(۷) سابقہ چال چلن دیانت اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق

(۸) متفرق قابل ذکر امور (۹) بزرگان سلسلہ کی سفارش

(ناظر بیت المال ربوہ)

تحریک جدید میں ہر احمدی حصہ لے

"جب میں نے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو تمہاری کمزوری کا وقت تھا۔ اگر اُس وقت میں یہ کہہ دیتا کہ یہ تحریک قیامت تک کے لئے ہے تو شائد تم میں سے اکثر ہمت سے کام نہ لیتے، اور اس میں حصہ لینے سے محروم رہ جاتے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے میری زبان سے پہلے تین اور دس اور پھر انیس کا لفظ نکلوا دیا۔"

"خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ جب یہ لوگ انیس سال تک پہنچ جائیں گے۔ تو وہ اس طرح اس میں پھنس جائیں گے کہ اس سے انکا نکلنا مشکل ہوگا۔" (اے انیس سال تک حصہ لینے والو! اگر کچھ بقایا انیس سال کے پورا کرنے میں رہ گیا ہے۔ تو اسے ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ جہاد کبیر کی فہرست میں لکھوالو۔ تا آپ کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے۔" (وکیل المال)

اس وقت تک سارے اہم ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ اور وہاں میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے اب اگر تحریک جدید کی کمزوری کی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑا۔ تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اب ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو۔ کہ اب سوائے بے شرمی اور بے حیائی کے اور کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے ہٹا سکے۔ تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے اس کو جانے دو۔ تم اپنی ناک کی حفاظت کرو۔ اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے۔ تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔"

پس تحریک جدید ہر احمدی سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کے لئے حصہ لے۔ گو وعدوں کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مگر ایسے احباب جن کو تحریک جدید کے مطالبہ کا علم نہ ہو۔ یا کوئی سفر پر ہوں یا سخت بیمار ہوں۔ اور اب اللہ تعالےٰ نے صحت عطا فرمائی ہو۔ یا تحریک جدید کی ضرورت کا احساس ہی نہ ہوا ہو۔ اور وقت غفلت اور بے پروائی میں گزار دیا ہو۔ وہ تو اب بھی اپنا وعدہ حضور کے پیش کر سکتے ہیں۔ یا اس دفتر میں ارسال کر دیں۔ ان کو روک نہیں خواہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے

علاوہ ازیں وہ جو دفتر اول کے احباب ہیں۔ ان کا انیس سالہ حساب پورا نہیں۔ وہ جلد سے جلد پورا کر لیں۔ کیونکہ ان کے روپیہ سے تبلیغ اسلام کو مدد ملے گی۔ اور ان کا نام یادگار زمانہ میں ہوگا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۵ء کے صفحہ ۳ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کے تعلق میں رقوم صدقہ و خیرات" کے عنوان سے رقوم کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ اس کی آخری پانچ رقمیں پریس میں اڑ گئی ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں دوبارہ دی جاتی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(۳۰)	خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی ربوہ (صدقہ حضرت صاحب)	۱۰۰–۰–۰ روپے
(۳۱)	جماعت احمدیہ سرگودھا بذریعہ محمد صدیق صاحب سرگودھا "	۱۲–۴–۰ "
(۳۲)	لفٹنٹ زین العابدین صاحب جاگلیہری بنوں "	۵۰–۱–۰ "
(۳۳)	ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کیمل پور (اخراجات تار برائے خیریت حضرت صاحب)	۱۵–۰–۰ "
(۳۴)	مبشر احمد صاحب نذر گر محلہ گڑھا چنیوٹ (چندہ سفر یورپ حضرت صاحب جو دفتر محاسب میں جمع کر دیا گیا)	۱۰–۰–۰ "

ضروری اعلان

فیض عام بک ڈپو ربوہ نے جو مترجم قرآن مجید انشاء پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ وہ ترتیم و طباعت کے لحاظ سے ناقص ہے۔ ناشر کو نظارت امور عامہ کی طرف سے روک دیا گیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت نہ کریں۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے صدقہ اور دعائیں حضرت اقدس کی بیماری کی خبر سنتے ہی قریباً سب احمدی بہنیں مسجد میں بحکم امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اکٹھی ہوئیں۔ اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ صدقہ کی رقم اکٹھی کر کے ایک بکرا صدقہ دیا۔ کچھ رقم ایک غریب بے کس بیوہ کو دی گئی۔ باقی مرکز میں بھیج دی گئی۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

مکی اور مدنی سورتوں میں فرق

قرآن کریم کی سورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۳ سال کے عرصے میں نازل ہوتی رہیں۔ بعض سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں اور بعض مدینہ میں۔ بعض سورتیں ایسی ہیں جن کا کچھ حصہ مکہ میں نازل ہوا ہے اور کچھ حصہ مدینہ میں اور بعض ایسی سورتیں بھی ہیں جو دوران سفر میں نازل ہوئیں۔ نزول کی اسی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مفسرین نے سورتوں کے لئے "مکی" اور "مدنی" کی اصطلاحات کی تعریف کرنے میں بھی فرق کیا ہے۔ چنانچہ

۱۔ بعض مفسرین کے نزدیک جو سورتیں ہجرت سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی ہوں گی۔ اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی ہیں۔ خواہ وہ کسی سفر میں نازل ہوئی ہوں یا حجۃ الوداع کے موقعہ پر مکہ میں چنانچہ ان کے نزدیک آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ جو حجۃ الوداع کے موقعہ پر مکہ میں (۱۰ھ) میں نازل ہوئی بھی مدنی ہوگی۔

عثمان بن رازی نے یحییٰ بن سلام کے خیال کو اس طرح لکھا ہے کہ ہجرت کے موقعہ پر آنحضرت صلعم مکہ سے نکلے۔ راستے میں مدینہ پہنچنے سے پہلے پہلے آپ پر جو آیات نازل ہوئیں وہ مکی شمار ہوں گی۔ جیسے غار ثور میں آیت لا تحزن ان اللہ معنا

(۲) دوسرے طبقہ کے نزدیک جو سورتیں یا آیات مکہ میں نازل ہوئیں خواہ ہجرت سے قبل یا ہجرت کے بعد (۱۰ھ) وہ مکی کہلائیں گی (الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت ان کے نزدیک مکی ہوگی) اور جو مدینہ میں نازل ہوئیں۔ وہ مدنی کہلائیں گی۔ اور وہ آیات یا سورتیں جو دوران سفر میں نازل ہوئی ان پر نہ مدنی کا اطلاق ہوگا نہ مکی کا۔ صاحب اتقان کے نزدیک جو حصہ قرآن مکہ کے گرد و نواح یعنی منیٰ، عرفات یا حدیبیہ میں نازل ہوا وہ مکی ہوگا۔ اور جو حصہ مدینہ کے قریب و جوار جیسے بدر، احد اور سلع میں نازل ہوا مدنی ہوگا۔

۳۔ تیسرے گروہ کا خیال یہ ہے کہ جن آیات میں اہل مکہ کو مخاطب ہے وہ مکی اور جن آیات میں اہل مدینہ کو مخاطب ہے وہ مدنی اس گروہ کے نزدیک اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا کہ آیت کہاں نازل ہوئی ہے

مکی اور مدنی سورتوں کا امتیاز

مکی سورتیں کل قرآن کریم کا ⅔ ہیں۔ مکی سورتیں اصول دین پر مشتمل ہیں۔ یعنی ان میں ان عقائد کی بحث ہے جو کفار مکہ اور دوسرے مذاہب میں غلط طور پر راسخ ہو چکے تھے مثلاً توحید باری تعالیٰ۔ صفات الٰہی۔ انبیاء و رسولوں پر ایمان۔ یعنی تاریخی شواہد پیش کر کے بتایا کہ دنیا میں آج تک جیسے انبیاء آئے۔ غالب رہے اور ان کے دشمن خائب و خاسر رہے۔ اس کے لئے ہلاک شدہ اقوام کو پیش کر کے عبرت دلائی ہے۔ ملائکہ یوم آخرت جنت اور جہنم کا ذکر اور ان کے لئے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ مکی سورتوں میں اوامر و نواہی کا بھی ذکر ہے

یہ تمام امور ایسے ہیں۔ جو زیادہ تر انسان کے وجدان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف متوجہ کرنے کے لئے خاص اسلوب کا استعمال کیا اور اپنے دلائل یعنی عقلیات کے ساتھ ساتھ اقوام گذشتہ و انبیاء سابقہ کے واقعات کو بطور تمثیل بیان کیا ہے۔ اسی اسلوب کے حامل ہونے کی وجہ سے مکی سورتوں کی آیات چھوٹی چھوٹی ہیں اور ان میں سجع پایا جاتا ہے۔

اس مقابل پر مدنی سورتوں میں اصول احکام کا بیان ہے ان آیات میں عبادات اور معاملات (دنیاوی) اور معاشرتی اور سیاسی امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے مناسب اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔ یہ آیات مکی آیات کی نسبت طویل ہیں۔ احکام وضاحت اور تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

(۲) مکی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اکثر "یا ایھا الناس" اور "یا بنی آدم" کے ساتھ مخاطب کیا ہے اور مدنی آیات میں اکثر یا ایھا الذین کے الفاظ سے خطاب کیا ہے

سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ

حضرت عائشہ کے نزدیک "اقراء باسم ربک" الخ دیگر محدثین بھی اسی سے متفق ہیں۔ لیکن جابر بن عبداللہ کی روایت یہ ہے کہ سب سے پہلی سورت "یا ایھا المدثر" ہے۔ شیخین نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن کے ذریعہ جابر کی روایت بیان کی ہے۔ لیکن عام محدثین "اقراء" کو ہی پہلی سورۃ قرار دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت قرآن مجید

از مکرم کمال یوسف صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ !!!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ تو اس کی حفاظت کے سامان بھی اپنے ذمہ لئے جہاں اس کی لفظی حفاظت مختلف طریق سے کی گئی وہاں یہ بھی ضروری تھا کہ اس کی معنوی حفاظت کا بیڑا اٹھایا جاتا۔ قرآن مجید کی تحریف معنوی کے لئے جس قدر فضا مکدر ہوتی اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے مبعوث فرما کر قرآن پاک کی حفاظت کرتا۔ چودھویں صدی وہ نازک دور تھا۔ جب کہ عیسائیت کے گھٹا ٹوپ بادل اسلامی دنیا کے افق پر منڈلا رہے تھے۔ بحر و بر میں زندگی اور موت کی کشمکش تھی۔ اس خطرناک موقع پر جو قرآن کے لئے ایک الارم تھا ضروری تھا کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا پھر قرآن پاک کی حفاظت فرماتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک مشن کے پورا کرنے کے لئے قادیان کی گمنام بستی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انتخاب فرمایا آئیے جائزہ لیں کہ اس مشن کو پورا کرنے میں آپ کس حد تک مظفر و منصور ہوئے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل قرآن مجید ہدف تھا۔ اور دنیا کے تمام مذاہب اس پر حملہ آور تھے۔ آریوں کو قرآن مجید کی مخالفت کی دھت تھی۔ عیسائی اسلام کو بیخ و بن سے علیحدہ کرنا چاہتے تھے فلسفی اور دہریئے اسلام اور قرآن کی تعلیم میں نقائص نکالنے میں لگے ہوئے تھے۔ حضور نے زمانہ کی نبض کو پہچانا اور ماہر نباض کی طرح دنیا کی دکھتی رگوں پر ہاتھ رکھا آپ کے دل میں اسلام کے لئے غیر معمولی غیرت تھی۔ اور خدمت اسلام کا ایک بے پناہ جوش تھا۔ آپ نے اپنی تصنیف براہین احمدیہ کے ذریعہ تمام دنیا کو چیلنج کیا کہ تمام مذاہب اسلام کے مقابلہ پر آ کر اپنے مذاہب کی خوبیاں اور محامد بیان کریں۔ میں ان کے مقابل میں قرآن پاک کے حقائق و معارف بیان کروں گا۔ اور دنیا چشم فلک دیکھے گی کہ قرآن مجید کی عظمت کیسے ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے تمام پنڈتوں، فقیہوں، فریسیوں اور علماء کو چیلنج کیا کہ قرآن مجید کی صداقت کا ثبوت چاہتے ہو۔ تو میرے مقابل پر آ کر اپنے مذاہب کو پیش کرو۔ حقیقت خود بخود عیاں ہو جائے گی۔ مگر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے سامنے کسی کو آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

۲۔ جلسہ اعظم مذاہب کے موقع پر جب کہ تمام مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے قرآن مجید کے معارف بیان فرمائے۔ اور آپ کا مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" سب پر بالا رہا۔ اور سامعین نے تسلیم کر لیا کہ اسلام اور قرآن مجید ہی تمام دکھوں کا مداوا ہے۔

۳۔ پھر نہ صرف ادیان باطلہ کے خلاف آپ نے محاذ قائم کیا بلکہ

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

آپ نے مفسرین کے خیالات کی نہایت مدلل رنگ میں تردید فرمائی۔ جنہوں نے اسرائیلیات اور فلسفہ جدیدہ سے مرعوب ہو کر اسلام کی ایسی تشریح کی جو اسلام کے بنیادی تصورات کے ہی خلاف تھی یا جو قرآن پاک کی بڑائی اور فضیلت کے منافی تھی۔ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصول بیان فرمائے۔ اور طرح طرح کی تاویلات کو قائم کیا۔

۱۔ قرآن مجید خود اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ اس لئے تفسیر کرتے ہوئے دوسری آیات کو جو اس مضمون سے متعلق ہوں مدنظر رکھا جائے (۲) قرآن مجید کی تفسیر کے وقت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء مبارک پر نظر رکھی جائے (۳) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تفاسیر پر غور کیا جائے ۴۔ لغت اور زبان کو سمجھا جائے (۴)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے قول اور عمل میں تطبیق دی جائے

۶۔ استخارہ میں دعا کی جائے اور جو امور کشف اور الہام سے منکشف ہوں ان کو حاصل کیا جائے

اگر ان اصولوں کو مدنظر رکھا جائے تو منشاء الٰہی کے سمجھنے میں غلطی کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے۔

(۲) اس کے علاوہ آپ نے عقیدہ نسخ قرآن کی تردید فرمائی اور ثابت کیا کہ قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے

(۳) الہام الٰہی اور کلام اللہ کے بند ہو جانے کا جو غلط عقیدہ پرورش پا رہا تھا۔ اس کا قلع قمع کیا۔ ✱

(۴) نظم میں آپ نے قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی اور نہایت اچھوتے اور ناقابل تردید دلائل اس ضمن میں پیش فرمائے ——— اسی طرح آپ نے عربی قصائد لکھے اور بڑے درد کے ساتھ قرآن مجید کے ساتھ اپنے والہانہ عشق کا اظہار کیا۔ آپ کی

قائدین ضلع سیالکوٹ کا اجتماع

مورخہ ۳/۵/۵ کو دوپہر کے وقت جامع مسجد احمدیہ میں تمام قائدین ضلع سیالکوٹ اکٹھے ہوئے قائد ضلع کا انتخاب زیر صدارت بابو قاسم الدین امیر جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ ہوا انتخاب کے بعد مکرم صدر صاحب نے قائدین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت عضود پر جو اچانک بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ قائدین کو چاہیئے کہ واپس جا کر اپنی اپنی مجالس میں دعاؤں کی تحریک کریں۔ صدقہ دینے کا انتظام کریں۔ آخر میں صدر محترم نے اخبار الفضل کی اشاعت بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ قائدین اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں جو احمدی بھی اخبار خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ وہ اخبار الفضل خریدے جو نہیں طاقت رکھتا وہ خطبہ نمبر ضرور منگوائے اگر کسی جگہ کی کوئی جماعت اخبار نہیں منگوا سکتی تو ہمیں لکھے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ خطبہ نمبر بھجوانے کا بندوبست کریں گے۔ مولوی عبدالکریم صاحب شاہد نے کچھ نصائح فرمائیں۔ ایک لمبی دعا کے بعد یہ کارروائی ختم ہوئی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

عالم جسمانی اور عالم روحانی

(از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی ایس سی)

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "احدیت" ہے۔ جو اس کی تنزیہی صفات میں سے ہے۔ اسی صفت کے تقاضے کے ماتحت اس نے اپنی تمام مخلوقات کے اندر وحدت اور یک رنگی پیدا کر دی ہے۔ کائنات کا کوئی پردہ اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ صحیفۂ فطرت کا کوئی ورق الٹ کر دیکھئے! اللہ تعالیٰ کی اس صفت کی جھلک نمایاں نظر آئے گی۔ کائنات کے بڑے سے بڑے عالم سے لیکر اس کے باریک سے باریک ذرے میں ایک سا نظام اور ایک رنگی کا نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کائنات کی بڑی سے بڑی اشیاء یعنی کرہ ہائے نجوم کے اندر ایک نظام شمسی قائم ہے۔ یعنی بعض کرّے اپنے سے کسی بڑے کرّے کے گرد گھومتے ہیں۔ اسی طرح کائنات کے انتہائی باریک ذرے یعنی ایٹم میں بھی اسی قسم کا ایک نظام کام کر رہا ہے۔ اس میں بھی ایک مرکز ہے۔ جس کے گرد متعدد باریک ذرات اس مرکز کی کشش کے اثر کے ماتحت انتہائی تیز رفتاری سے گردش کرتے ہوئے ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔

اسی قسم کی یک رنگی تمام اشیاء میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً ہر وہ چیز جو بطور خلق کے صادر ہوتی ہے۔ خواہ وہ مجموعہ عالم ہے۔ یا افراد عالم میں سے ایک فرد ہے۔ اور خواہ وہ عالم کبیر ہے۔ یا عالم صغیر۔ پیدائش کے چھ مراتب طے کر کے اپنی خلقت کے کمال کو پہنچتی ہے۔ عالم کبیر یعنی آسمان و زمین کو دیکھ لیجئے ان کی پیدائش کی تکمیل قرآنی بیان کے مطابق چھ دوروں میں ہوئی۔ جیسا کہ فرمایا۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش سائنس کی موجودہ تحقیق نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔ اسی طرح عالم صغیر یعنی انسان کی پیدائش کی تکمیل بھی چھ دوروں میں ہوتی ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحماً ثم انشانٰہ خلقاً اٰخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

یعنی انسان کی پہلی حالت نطفہ کی ہوتی ہے۔ جس میں انسان بننے کی استعداد بعیدہ ہوتی ہے۔ نطفہ سے علقہ بنتا ہے۔ یہ دوسری حالت ہے۔ پھر علقہ سے مضغہ جو گوشت کا ایک لوتھڑا علقہ سے زیادہ سخت حالت میں ہوتا ہے۔ اور مضغہ میں سے آگے ہڈیاں تیار ہوتی ہیں۔ اس درجہ پر انسان کی شکل کا کھلا کھلا خاکہ تیار ہو جاتا ہے۔ پانچواں درجہ وہ ہے کہ جب اس ہڈیوں کے ڈھانچہ پر گوشت پوست چڑھایا جاتا ہے۔ اور چھٹی اور آخری حالت وہ ہے۔ جب اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جان پڑتی ہے۔ یعنی انسان نباتی حالت سے منتقل ہو کر حیوانی حالت میں آ جاتا ہے۔ گویا اس میں حرکت کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف عالم جسمانی کو ہی پیدا نہیں کیا۔ بلکہ عالم روحانی کا بھی وہی خالق اور رب ہے۔ اس لئے ان ہر دو عالموں کی تخلیق میں کمال یک رنگی اور ہم آہنگی موجود ہے۔ مثلاً جس طرح مادی آسمان و زمین کی پیدائش کی تکمیل چھ دوروں میں ہوئی ہے۔ اسی طرح روحانی آسمان و زمین بھی چھ دوروں میں ہی اپنی تخلیق کی تکمیل کو پہنچے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر میں بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ روحانی عالم جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے اس دنیا میں قائم ہوا۔ وہ چھ دوروں ہی میں اپنی کمال خلقت کو پہنچا۔ آپ کے دعوے کے وقت دخانی حالت تھی۔ یعنی سوائے تاریکی اور دھند کے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ سب دعاوی دخان کی مانند تھے۔ اور کوئی ٹھوس چیز ابھی نظر نہ آتی تھی۔ اس کے بعد دوسرا دور آیا۔ کہ وہ دخان سمٹ کر ایک علیحدہ ہستی کی شکل میں نمودار ہونے لگا۔ یعنی کچھ آدمی آپ پر ایمان لائے۔ اس کے بعد اندرونی تغیرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور یعنی زلازل کی مانند اسلام کے خلاف جوش پیدا ہوا۔ جس کے بعد پھر اسلام کے بڑے بڑے پہاڑ یعنی ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ و علیؓ وغیرہم تیار ہوئے۔ انہی زلازل کی بدولت ان وجودوں میں استحکام اور پختگی پیدا ہوئی۔ اور وہ ممتاز ہو گئے۔ اس کے بعد پانچواں دور آیا۔ اور جس طرح زمین میں نباتات پیدا کرنے کی قابلیت پیدا ہوئی تھی۔ آپؐ کی تعلیم بھی سرسبز و شاداب نظر آنے لگی۔ اور لوگوں کو محسوس ہونے لگا۔ کہ یہ ایک خوشگوار تعلیم ہے۔ اس کے بعد اسلام کے اندر بھی حرکت و قوت پیدا ہو گئی۔ اور اس نے دشمنوں کا مقابلہ اور اس کے حملوں کا دفاع شروع کر دیا۔

پھر جس طرح انسان کی جسمانی پیدائش کی تکمیل چھ دوروں میں ہوتی ہے۔ اور وہ دور بالکل ان ادوار کے مشابہ ہیں۔ جن میں سے انسان کو جسمانی پیدائش کے وقت گزرنا پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "آئینہ کمالات اسلام" میں اس عظیم الشان مشابہت کو یوں بیان فرمایا ہے:۔

"تھوڑے سے غور سے معلوم ہوگا کہ انسان کی روحانی پیدائش کے مراتب بھی چھ ہی ہیں پہلے وہ نطفہ کی صورت پر صرف حق کے قبول کرنے کی ایک استعداد بعیدہ اپنے اندر رکھتا ہے اور پھر جب اس استعداد کے ساتھ ایک قطرہ رحمت الٰہی مل جاتا ہے۔ اسی طرز کے موافق کہ جب عورت کے نطفہ میں مرد کا نطفہ پڑتا ہے، تو تب انسان کی باطنی حالت نطفہ کی صورت سے علقہ کی صورت میں آ جاتی ہے۔ اور کچھ رشتہ باری تعالیٰ سے پیدا ہونے لگتا ہے۔ جیسا کہ علقہ کے لفظ سے تعلق کا لفظ مفہوم ہوتا ہے۔ اور پھر وہ علقہ اعمال صالحہ کے خون کی مدد سے مضغہ بنتا ہے۔ اسی طرز سے کہ جیسے خون حیض کی مدد سے علقہ مضغہ بن جاتا ہے۔ اور مضغہ کی طرح ابھی اس کے اعضاء ناتمام ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مضغہ میں ہڈی والے عضو ابھی ناپیدا ہوتے ہیں۔ ایسا ہی اس میں بھی شدت للہ اور ثبات للہ اور استقامت للہ کے عضو ابھی کما حقہٗ پیدا نہیں ہوتے گو تواضع اور نرمی موجود ہوتی ہے۔ مگر مضغہ کی طرح کسی قدر قضا و قدر کی مضغ کے لائق ہو جاتا ہے۔ یعنی کسی قدر اس لائق ہو جاتا ہے۔ کہ قضاء و قدر کا دانت اس پر چلے اور وہ اس کے نیچے ٹھہر سکے۔ ...... اور پھر چوتھا درجہ وہ ہے۔ کہ جب انسان استقامت اور بلاؤں کی برداشت کی برکت سے آزمائے جانے کے بعد نقوش انسانی کا پورے طور پر انعام پاتا ہے۔ یعنی روحانی طور پر اس کے لئے ایک صورت انسانی عطا ہوتی ہے۔ اور انسان کی طرح اس کو دو آنکھیں دو کان اور دل و دماغ اور تمام ضروری قویٰ اور اعضاء عطا کئے جاتے ہیں اور بمقتضائے آیت اشداء علی الکفار رحماء بینھم سختی اور نرمی مواضع مناسبہ میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ یعنی ہر ایک خلق اس کا اپنے اپنے محل پر صادر ہوتا ہے۔ ...... پھر بعد اس کے عنایت الٰہی کی توفیقات متواترہ سے موفق کر کے اور تزکیہ نفس کے کمال تک پہنچا کر اور فنا فی اللہ کے انتہائی نقطہ تک کھینچ کر اس کے خاکہ کے بدن پر انواع و اقسام کی برکات کا گوشت بھر دیتی ہے۔ اور اس گوشت سے اسکی شکل کو چمکیلی اور اسکی تمام ہیکل کو آبدار کر دیتی ہے۔ تب اس کے چہرہ پر کاملیت کا نور برستا ہے۔ اور اس کے بدن پر کمال تام کی آب و تاب نظر آتی ہے۔ اور یہ درجہ پیدائش کا جسمانی پیدائش کے اس درجہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ کہ جب جنین کے خاکہ کی ہڈیوں پر گوشت چڑھایا جاتا ہے۔ اور خوبصورتی اور تناسب اعضاء ظاہر کیا جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے روحانی پیدائش کا چھٹا درجہ ہے۔ جو مصداق ثم انشانٰہ خلقاً اٰخر کا ہے۔ وہ مرتبہ بقاء ہے جو فنا کے بعد ملتا ہے۔ جس میں روح القدس کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ اور روحانی زندگی کی روح انسان کے اندر پھونک دی جاتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۰۸-۱۱۰ حاشیہ در حاشیہ)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی روحانی تربیت کے لئے جو نظام پیدا کیا ہے۔ وہ بھی اس نظام کے عین مشابہ ہے۔ جو اس نے انسان کی جسمانی تربیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جسمانی تربیت کے لئے اس نے قانون قدرت کو پیدا کیا۔ جس کی عملگاہ صحیفۂ کائنات ہے۔ اور روحانی تربیت کے لئے اس نے قانون شریعت کو پیدا کیا۔ جس کا اتم اور اکمل منبع صحیفۂ آسمانی یعنی قرآن مجید ہے۔ اور ان ہر دو چشمہ ہائے علوم میں اس قدر مشابہت اور ہم آہنگی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں جا بجا صحیفۂ قدرت کی مصنوعات کو بطور شہادت پیش کرتا ہے۔ اور اس سے مقصد یہ ہے۔ کہ تا اس کے ذریعہ وہ اپنے افعال مخفیہ اور اسرار دقیقہ کو سمجھائے کہیں خدا تعالیٰ نے سورج کو پیش کرتا ہے۔ تو کہیں چاند ستاروں کو۔ کہیں آسمان کی قسم کھائی ہے۔ تو کہیں زمین کی۔ اور قسم بھی در اصل ایک قسم کی شہادت ہی ہوتی ہے۔ جو شاہد رویت کے قائم مقام ہوتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی فعلی اور قولی کتاب یعنی قانون قدرت اور قرآن کریم میں انسان کی جسمانی اور روحانی تربیت کے لئے جو اسباق موجود ہیں۔ وہ باہم متشابہ اور مماثل ہیں۔ اس لئے اس نے قانون قدرت کے بدیہیات کو اسرار معرفت اور دقائق شرعیہ کے حل و انکشاف کے لئے پیش کیا ہے۔ تا افعال اور اقوال کی مطابقت اس امر پر دلالت کرے۔ کہ ان دونوں کا سرچشمہ ایک ہی ذات ہے۔

پھر جس طرح انسان کی جسمانی تربیت اسباب کے توسط سے ہوتی ہے۔ مثلاً انسان کی آنکھیں ہیں۔ مگر سورج کے بغیر بیکار ہیں۔ انسان کے کان ہیں مگر ہوا اور اس کے اندر کے خاکی ذرات کے بغیر کسی کام نہیں۔ ایسے ہی زمین و آسمان کی تمام موجودات انسان کی جسمانی تربیت کے لئے بطور اسباب کے ہیں۔ اور ان کے توسط کے بغیر انسان کی جسمانی پرورش محال ہے۔ اسی طرح اسکی روحانی تربیت بھی اسباب کے توسط سے ہی ہوتی ہے۔ اور وہ اسباب ملائکہ ہیں۔ جو انواع و اقسام کی تاثیرات سے انسان پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اسکی روحانی تربیت میں اس کے ممد و معاون ہیں۔

غرض ان ہر دو نظاموں یعنی نظام عالم جسمانی اور روحانی میں اس قدر مشابہت اور مماثلت ہے۔ کہ عقل انسانی اس کا مشاہدہ کر کے اس واحد حقیقی کی حمد و ثناء میں رطب اللسان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور یہ اس لئے ہے۔ کہ تا نظام ظاہری و باطنی اور روحانی اور جسمانی اس صانع اور مدبر بالارادہ پر دلالت کریں۔ اسی اصل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت فارجع البصر ھل تریٰ من فطور

(ملک ۳)

یعنی الٰہی تخلیق میں جو اس کی صفت روحانیت کے تقاضے سے ظہور میں آئی ہے تمہیں کہیں عدم تناسب یا باہم ہم آہنگی کا فقدان نظر نہیں آ سکتا۔ تم بار بار نظر اٹھا کر دیکھو کیا کہیں بھی کوئی بے ربطی موجود ہے۔ اسی حقیقت کا مشاہدہ کر کے ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں :۔

حقیقت ایک ہے ہر شے کی خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرہ کا دل چیریں

بعض مغربی محققین نے بھی اسی زبردست وحدت ہم آہنگی کا مشاہدہ کیا ہے جو موجودات عالم کی مختلف مصنوعات میں موجود ہے چنانچہ مغرب کا ایک عالم فطرت کہتا ہے۔

"one plan many variations one design many modifications one truth many versions."

یعنی یہ کائنات کیا ہے ایک نظام ہے جس کے مختلف پہلو ہیں۔ ایک خاکہ جس کے مختلف نمونے ہیں اور ایک ہی صداقت ہے جس کی کئی تعبیریں ہیں۔

اسی طرح ایک اور محقق سیموئل راجرز اپنی تحقیق کے نتائج کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"The very law which moulds a tear and bids it tickle from its source that law preserves the Earth and guides the planets in their course."

یعنی اللہ تعالیٰ کی وہ مشیت جو قطرے کو آنسو بنا کر آنکھ سے ڈھلکا دیتی ہے وہی مشیت زمین کو تھامے ہوئے ہے اور ستاروں اور سیاروں کی رہنمائی ان کی اپنی اپنی گذرگاہوں میں کر رہی ہے۔

کائنات عالم کیا ہے۔ لکھوکھا اور کروڑہا ستاروں کی ایک بکھری ہوئی دنیا۔ مگر یہ دنیا جو بظاہر بے ترتیب اور بے جوڑ سی نظر آتی ہے ایک اعلیٰ قسم کا نظام اپنے اندر رکھتی ہے۔ اسمیں سورج کی طرح کے لکھوکھا اور روشن کُرے بھی موجود ہیں یہ ستارے جو ہمیں آسمان پر نظر آتے ہیں وہ سب سورج کی طرح روشن مادہ کے بڑے کُرے ہی ہیں۔ بعض بعض سے بڑے ہیں مگر بوجہ بُعد مسافت کے روشنی کے باریک نقطوں کی مانند دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اندر اسی طرح کا نظام شمسی رکھتا ہے جس طرح کا نظام شمسی سورج میں قائم ہے۔ سورج اپنی کشش کی بدولت بعض سیاروں کو اپنے گرد لئے ہوئے ہے۔ جو مختلف رفتاروں سے اور مختلف مداروں میں اس کے گرد گردش کرتے ہیں یہ سیارے اسی سورج سے نکلے اور اسی سے روشنی پا کر خود بھی روشن ہیں اور کائنات کو بھی منور کرتے ہیں۔ چونکہ ان سیاروں کا منبع سورج ہی ہے اس لئے ان کا مادہ اور اس مادہ کے خواص سورج کے مادہ اور خواص سے کسی قدر مشابہت رکھتے ہیں۔ ان سیاروں کا سورج سے فاصلہ اور ان کی گردش کی رفتار اسی کشش کی نسبت سے ہے جو سورج اور سیاروں میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح کا نظام شمسی تقریباً تمام دوسرے ستاروں میں پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر ایک ستارہ اپنے سے بعض چھوٹے ستاروں کا مرکز ہے جو اسی سے نکلے اور اسی کے گرد گردش کرتے ہیں۔ گویا کائنات عالم مجموعہ ہے ان لاتعداد نظام ہائے شمسی کا جو فضا میں لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں

پھر یہ تمام نظام ہائے شمسی ایک بہت بڑے مرکز کے گرد بھی محو گردش ہیں یعنی ہر ایک بڑا ستارہ جو اپنے مقامی نظام کا مرکز ہے معہ اپنے نظام کے اس بڑے مرکز کے گرد بھی گردش کر رہا ہے وہ مرکز اس کہکشاں کا مرکز بتایا جاتا ہے جو ایک دائرے کی مانند ستاروں کی ایک ان گنت تعداد لئے ہوئے اس کائنات میں موجود ہے۔ (ہمارے سورج کا اس مرکز کا فاصلہ محققین کے اندازے میں ۳۲۰۰۰ نوری سال ہے۔ ایک نوری سال ۶ کھرب میل کے برابر شمار کیا جاتا ہے جس سے مراد وہ فاصلہ ہے جو روشنی ایک سال میں طے کرتی ہے۔ جبکہ اس کی فی سیکنڈ رفتار ۱۸۶۰۰۰ میل قریباً ہے)

گویا یہ مرکز نہ صرف ان تمام بکھرے ہوئے ستاروں کا مرکز ہے جو کہکشانی دنیا کی زینت ہیں [illegible] اور جن سے کائنات عالم کی فضاء معمور و منور ہے۔ بلکہ بوجہ تمام دیگر ستاروں سے بڑا ہونے اور قوت کشش کے انتہائی طور پر موجود ہونے کے وہ ان تمام دیگر نظام ہائے شمسی کو بھی اپنے حلقہ اثر میں لئے ہوئے ہے اور وہ تمام اسی کی قوت کشش کی بدولت اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔ کائنات عالم کے یہ تمام ستارے اور ستاروں کے جھرمٹ دراصل اسی بڑے مرکز سے نکلے اور فضاء میں پھیل گئے۔ پھر ان میں سے آگے اور ستارے نکلے اور اس طرح ستاروں کی یہ بے انتہا بکھری ہوئی دنیا معرض وجود میں آئی ہے (باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی ساری تمنّاؤں پر اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھو

"ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اُس کے دور کرنے میں کچھ حصّہ لے۔ بڑی عبادت یہی ہے کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اس وقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ذریعہ سے اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اسے دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھا دے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذّت مل گئی تو کیا فائدہ۔ اگر دنیا میں ہی درجہ پا لیا تو کیا حاصل۔ عقبےٰ کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالےٰ کی توحید و تفرید کیلئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں؟ اگر اس وقت کوئی شخص کھڑا نہیں ہوتا۔ اور حق کی گواہی دے کر جھوٹے کے مُنہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر لوگ بے حیائی سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگاتے جائیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے جائیں۔ تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی باز پرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تمہیں حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو۔ اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اگر تم دجّال کو نہ مارو۔ تب بھی وہ مر ہی جائے گا۔ مثل مشہور ہے ؎ ہر کمالے را زوالے۔ تیرھویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جائے۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہانتک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔

اللہ تعالےٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی شخص ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سُبحان ربّی العظیم اور سبحان ربّی الاعلےٰ کہا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالےٰ کے جلال ظاہر ہونے کی تمنّا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ایسی عظمت ہو جس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھا دے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو لوگ اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی مؤید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بے کار ہیں جب تک خدا تعالےٰ کے لئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے۔ جن کے ذریعہ سے وہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسا ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک کہ ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور ان لوگوں سے محبّت کرتا ہے جو اُس کی عزّت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گذرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا جب تک کیفیت نہ ہو۔ انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالےٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنّا ہوتی ہے۔ لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ ساری تمنّاؤں پر اللہ تعالےٰ کی عظمت کو مقدم نہ کرے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳۷ و ۴۳۸)

اجلاس ممبران سٹار ہوزری ورکس

جلسہ سالانہ کے ایام میں ڈائریکٹران سٹار ہوزری ورکس کا اجلاس ہوا تھا۔ جس میں یہ طے پایا تھا کہ سٹار ہوزری ورکس کے حسابات آڈٹ کرانے اور انہیں سمیٹنے کی غرض سے جملہ ممبران کا ایک جنرل اجلاس مشاورت کے موقعہ پر منعقد کیا جائے چنانچہ یہ اجلاس مورخہ ۷ اپریل کو بعد نماز عشاء دفتر جائداد میں منعقد ہوگا۔ جن کے لئے جملہ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں (سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس ربوہ ناظم جائداد)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ امتحان قریب آرہے ہیں۔ لجنات غریب اور مستحق بچوں کے لئے پرانے کورس اکٹھے کر کے اور کچھ فنڈ اکٹھا کر کے نئے کورس بھی خرید کر دیں۔ کیونکہ اکثر غرباء کتابیں نہ ہونے سے اپنے بچوں کی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس بارے میں ابھی سے کوشش کریں اور اس کے لئے جو بھی آپ کی لجنہ کام کرے۔ اس کا اپنی رپورٹ ماہانہ میں ذکر کریں۔ ہر سال یہ تحریک کی جاتی ہے۔ لیکن آجتک بیرونی لجنات میں سے کسی ایک لجنہ نے بھی اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا۔ مہربانی سے گذشتہ (۴) تعاملی کو چھوڑتے ہوئے اس سال ضرور یہ کام کریں اور رپورٹ ارسال کریں۔ (سیکرٹری شعبہ خدمت خلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دلچسپ اعداد و شمار

اقوام متحدہ کے شعبۂ اعداد و شمار کی طرف سے ہر سال ایک سالنامہ شائع ہوتا ہے جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے متعلق گونا گوں معلومات تفصیلات درج ہوتی ہیں۔ اس مرتبہ یہ سالنامہ حسب معمول گوناگوں معلومات کا حامل ہے۔ اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے متمدن ممالک میں ہر ۷۰۰ یا ۸۰۰ باشندوں کے لئے ایک سند یافتہ ڈاکٹر موجود ہے اور ایسے ملکوں کے ہر ایک ہزار باشندوں میں سے ۴۰۰ سے لے کر ۷۰۰ افراد تک روزانہ اخبارات خرید کر مطالعہ کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں پسماندہ ملکوں کے اعداد و شمار پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان ممالک میں ۵۰ ہزار باشندوں کے لئے مشکل سے ایک ڈاکٹر میسر آتا ہے اور ایک ہزار باشندوں میں سے صرف ایک شخص اخبار خرید سکتا ہے۔ یہ چند اعداد و شمار اقوام متحدہ کے سالنامہ ۱۹۵۴ء سے اخذ کئے گئے ہیں جو حال ہی نیویارک سے شائع ہوا ہے۔

طبی اعداد و شمار

سالنامہ میں تقریباً ۱۸۰ ملکوں اور علاقوں سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ذیل کے نقشے میں چند متمدن اور پسماندہ علاقوں میں باشندوں اور ڈاکٹروں کے تناسب کی تفصیل پیش کی گئی ہے

پسماندہ ممالک میں ایک ڈاکٹر کے مقابلہ میں افراد کی تعداد :-

ملک	افراد
گینیا	۱۳۰۰۰
نائیجیریا	۵۸۰۰۰
بھارت	۵۷۰۰
عراق	۶۵۰۰

متمدن ممالک میں ایک ڈاکٹر کے مقابلے میں افراد کی تعداد :-

ملک	افراد
امریکہ	۷۰۰
جاپان	۱۰۰۰
فرانس	۱۱۰۰
نیوزی لینڈ	۷۰۰
برطانیہ	۱۲۰۰
مغربی جرمنی	۷۵۰
آسٹریلیا	۱۰۰

دنیا کی آبادی

۱۹۵۳ء سے پہلے تین سالوں میں دنیا کی آبادی میں تقریباً ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ کا اضافہ ہوا۔ اندازہ لگایا گیا تھا کہ دنیا کی آبادی ۲ ارب ۵۴ کروڑ ۹۰ لاکھ اور ۲ ارب ۶۳ کروڑ ۴۰ لاکھ کے درمیان ہے اس کے مقابلہ میں ۱۹۵۰ء میں دنیا کی آبادی ۲ ارب ۲۷ کروڑ اور ۲ ارب ۴۵ کروڑ کے درمیان بتائی جاتی تھی۔ دنیا کے مختلف براعظموں میں آبادی کی تقسیم اس طرح ہے :-

افریقہ - ۲۱ کروڑ ۷۰ لاکھ
شمالی اور جنوبی امریکہ ۳۵ کروڑ ۵۰ لاکھ
ایشیا (روس کے علاوہ) ایک ارب ۴۴ کروڑ ۹۰ لاکھ
یورپ (روس کے علاوہ) ۴۰ کروڑ ۴۰ لاکھ -
اوشیانا - ایک کروڑ ۴۲ لاکھ

ان براعظموں میں آبادی کی اوسط یہ ہے :-

براعظم			
افریقہ	ایک کلومیٹر میں	۷	افراد
امریکہ	" "	۸	"
ایشیا	" "	۵۱	"
یورپ	" "	۸۲	"
اوشیانا	" "	۲	"
تمام دنیا میں	" "	۱۹	"

باشندوں کی مدت حیات

سالنامے نے مختلف ممالک میں بسنے والوں کی مدت حیات کے متعلق یہ رائے قائم کی ہے کہ ان تمام علاقوں میں لڑکیوں کی پیدائش کے وقت یہ کہا جا سکتا ہے کہ لڑکوں کی نسبت ہر لڑکی ۴-۷ سال زیادہ عمر پائے گی۔ البتہ سیلون۔ بھارت اور افریقہ میں ایشیائی باشندوں کی نسبت یہ رائے درست نہیں کہی جاسکتی۔ مندرجہ ذیل ملکوں میں عورتوں کی عمر سب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے

ملک			
ناروے	۷۵ ،	۷۲	سال
نیوزی لینڈ	۷۴ ،	۷۲	"
سویڈن	۵۸ ،	۷۱	"
امریکہ (سفید باشندے)	۷۰	۷۲	سال
برطانیہ	۳۵	۷۲	"

بعض ملکوں میں لڑکیوں کی پیدائش کے وقت مدت حیات ۷۰ سال تصور کی جاسکتی ہے۔ ۱۹۲۰ء کے بعد سے دنیا کے بیشتر ممالک کے باشندوں کی مدت حیات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ان ممالک میں متمدن اور پسماندہ دونوں قسم کے علاقے شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حالات زندگی بہتر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ طبی امداد زیادہ آسانی سے میسر آ سکتی ہے اور بچوں کی شرح اموات کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

مثلاً سیلون میں پیدائش کے وقت بچے کی مدت حیات ۱۹۲۰ء ۲ ۷۲ ۳۲۰ تھی مگر ۱۹۵۲ء میں یہ ۵۷،۰ سال ہو گئی۔ جاپان میں ۴۴۰۱ سال سے بڑھ کر ۶۱،۹ سال تک پہنچ گئی۔ برطانیہ میں مدت حیات میں ۴۴ ۱۱۰ سال کا اضافہ ہوا۔ اور بھارت میں اب ہر شخص کی اوسط عمر ۴۵ ۰۵ سال ہو گئی ہے۔

بقیہ صفحہ ۸ پر

ترکی اور عراق کے معاہدہ پر بھارت کا اظہار تشویش

لندن ۲۰ مارچ۔ برطانیہ میں بھارت کی ہائی کمشنر مسز وجیا لکشمی پنڈت نے برطانیہ کی حکومت سے یہ وضاحت طلب کی ہے۔ کہ آیا حکومت برطانیہ ترکی اور عراق کے معاہدے میں شامل ہونا چاہتی ہے کہ نہیں۔ گو بھارتی حلقے اس سلسلے میں خاموش ہیں۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ مسز پنڈت نے اسی سلسلے میں سر انتھونی نٹنگ وزیر مملکت سے ملاقات کی ہے۔ جو ترکی روانہ ہونے والے ہیں

اردو کی اشاعت میں بنگالیوں کا حصہ

حیدرآباد (نامہ نگار) یہاں کئی سو صفحات کی ایک ضخیم کتاب "بنگال میں اردو" شائع ہوئی ہے۔ جس میں ڈیڑھ صدی کی تاریخ کنگھال کر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بنگال نے اردو کے ارتقاء میں دکن اور پنجاب سے کم حصہ نہیں لیا۔ یہ کتاب صرف اردو بنگالی اہل قلم سے متعلق ہے۔ جس میں ان کے کلام کے نمونے اور تصانیف کا تفصیلی ذکر ہے۔ اس کے مصنف ایک نوجوان بنگالی وفا راشدی ہیں۔

امریکہ برطانوی گاڑیاں خریدیگا

لندن ۲۰ مارچ۔ برطانیہ میں مقیم امریکی فضائی یونٹوں کی طرف سے برطانوی گاڑیوں کے لئے دس لاکھ پونڈ کے آرڈر دیئے گئے ہیں۔ وہ پرانی گاڑیوں کی جگہ ۶۶۵۰ نئی گاڑیاں خرید رہی ہیں۔ ایک "واکسال" بس انہیں دی جا چکی ہے۔ اور سال ختم ہونے تک ۱۰۳ بسیں فراہم کی جائیں گی۔ واکسال کا معاہدہ ۲ لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ کا ہے۔ اسٹینڈرڈ موٹرس کا ۴ لاکھ ۳ ہزار پونڈ کا اور فورڈ موٹرس کا ۳ لاکھ ۳۶ ہزار پونڈ کا

ماہ فروری میں برطانیہ کی تجارت کے اعداد و شمار

لنڈن — معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ نے فروری کے مہینہ میں مجموعی طور پر تیس کروڑ تیس لاکھ پونڈ کی مالیت کا سامان برآمد کیا۔ چونکہ فروری ایک چھوٹا سا مہینہ ہوتا ہے۔ لہذا جنوری اور فروری کو ملا کر اعداد و شمار لینے کا معمول رہا ہے۔ گذشتہ دو مہینوں میں برآمدات کا اوسط چوبیس کروڑ پونڈ رہا۔ جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلہ میں تیرہ فی صدی یا دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ زائد ہے۔ اگر اکتوبر سے فروری تک ۵ مہینوں کی برآمدات کو لیا جائے۔ تو اس میں ڈھائی فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ فروری کے مہینے میں برطانیہ کی مجموعی درآمدات کی مالیت ۳۰ کروڑ پچانوے لاکھ پونڈ تھی۔ جس سے جنوری اور فروری کا اوسط تیئیس کروڑ نو لاکھ پونڈ ہو گیا۔ یہ رقم گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلہ میں ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ یا ۳۲ فی صدی زیادہ ہے۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء سے فروری ۱۹۵۵ء کے دوران میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں درآمدات میں اوسطاً بارہ فی صدی کا اضافہ ہوا۔

کلکتہ کے بندرگاہ میں سارا کام معطل ہو گیا

کلکتہ ۲۰ مارچ۔ کلکتہ کے بندرگاہ میں سارا کام معطل ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ کمپنیوں کے ایجنٹوں نے شکایت کی ہے۔ کہ بندرگاہ کے سارے علاقہ میں بدنظمی و لاقانونی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ان کے ایجنٹوں اور ان کی بسوں پر لوگ حملہ کر کے پتھراؤ کرتے ہیں۔ چنانچہ حکومت مغربی بنگال نے یقین دلایا ہے۔ کہ بندرگاہ میں آنے جانے والوں کی پوری حفاظت کی جائے گی۔ بندرگاہ کے کل ۵۰ جہازوں میں سے ۴۵ جہاز بالکل معطل پڑے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر نے بھارت کا مطالبہ مسترد کر لیا

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ راجیہ سبھا میں وزیر تعلیم بھارت کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے بتایا۔ کہ مقبوضہ کشمیر گورنمنٹ نے اپنی تاریخی یادگاریں بھارتی محکمہ آثار قدیمہ کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ بھارت کے کسی مطالبے پر انکار کرنے کی پہلی مثال کشمیر میں پائی گئی

تجارتی نرخ

(لاہور مارکیٹ)

گڑ ۱۰ تا ۱۲ شکر ۱۱/- تا ۱۳/۸ چینی دیسی ۳۰/- تا ۳۲/- توریہ ۴۰/- تا ۴۰/۸ تیل بنولہ ۴۲/- تا ۴۲/۸ تیل ناریل ۱۲۲/- تیل تلی ۷۰/- سرخ مرچ ۳۵/- تا ۴۰/- کالی مرچ ۳۲۰/- تا ۳۴۰/- الائچی دودہ ۲۸۰/- لونگ ۸۰/- الائچی خورد ۳۴۰/- ہلدی ۶۸/- تا ۷۲/- نمک ۴/۲ تا ۴/۸ دیسی گھی ۱۶۰/- تا ۱۶۵/- بناسپتی گھی ۳۵/- تا ۳۶/- سیاہ ماش ثابت ۱۲/- تا ۱۲/۸ سبز ۱۳/- تا ۱۴/- مونگ ثابت ۹/- تا ۱۰/۴ مسور ثابت ۱۱/- تا ۱۱/۴ چنے ۷/۲ تا ۷/۴ کابلی چنے ۹/- تا ۱۴/- گندم ۱۱/۴ تا ۱۱/۴ دیسی صابن ۳۵/- تا ۳۸/- باجرہ ۸/۱۲ تا ۸/۱۴ توریہ ۱۴/- تا ۱۵/- کھل توریہ ۳/۲ تا ۳/۶ صرافہ: سونا ۱۰۵/- تا ۱۰۵/۱۲ پونڈ ۶۵/- چاندی ٹیکسالی ۱۴۴ چاندی ۱۵۳/- تا ۱۵۹/- خشک میوہ: بادام ۵۰/- تا ۷۰/- سوگی ۴۰/- تا ۵۰/- چھوہارا ۲۰/- تا ۲۵/- کھوپرا ۱۲۶/- تا ۱۴۰/- پستہ ۲۰۴/- تا ۲۵۴/- گری بادام ۲۵۰/- تا ۲۵۵/-

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں
فی شیشی ۲/۸ روپے — مکمل کورس ۲۵ روپے
دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

میر غلام علی تالپور گرفتار کر لئے گئے

کراچی ۲۱ مارچ۔ پاکستان کے سابق وزیر تعلیم اور سندھ اسمبلی کے سپیکر میر غلام علی تالپور کو کل رات (بجٹ سیشن کے قریباً ۱۲ گھنٹے قبل) گرفتار کر لیا گیا۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ مسٹر تالپور کا وزرا کے قتل کی سازش سے تعلق تھا۔ — میر غلام علی تالپور کے بھائی میر علی نواز تالپور نے کہا ہے "انہیں دفعہ ۲۰۲ کے تحت گرفتار کر کے میرپور خاص پہنچا دیا گیا ہے۔" ایک اور اطلاع کے مطابق سابق وزیر اعلیٰ سندھ پیر الٰہی بخش کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ابھی تک سرکاری حلقوں سے ان کی گرفتاری کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

امریکی جاسوسوں کو سزائے موت

وارسا ۲۱ مارچ۔ وارسا ریڈیو نے کل اعلان کیا تھا کہ پولینڈ کی فوجی عدالت نے دو نوعمر آدمیوں کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ امریکی جاسوس ہیں۔

پاکستان میں نامزد مصری سفیر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۱ مارچ۔ پاکستان میں مصر کے نئے سفیر مسٹر عبدالحمید سعودی کل بذریعہ طیارہ قاہرہ سے کراچی پہنچ گئے۔ اس سے پیشتر وہ برطانیہ میں مصر کے سفیر تھے۔ پاکستان میں عبدالوہاب عزام کی جگہ آئے ہیں جو دو ماہ قبل پاکستان سے چلے گئے تھے۔

ایران نے بھی شرکت کی دعوت منظور کر لی

تہران ۲۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ایران نے بھی افریشیائی کانفرنس میں شرکت کرنے کی دعوت باضابطہ طور پر منظور کر لی ہے۔ اس طرح اب ۲۴ ممالک شرکت کی دعوت منظور کر چکے ہیں۔ وسطی امریکہ کے وفاق نے شرکت سے انکار کیا ہے اور اب صرف گولڈ کوسٹ ہی ایسا ملک رہ گیا ہے جس نے ابھی تک اپنی خواہش کا اظہار نہیں کیا ہے۔ جاپان کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ بانڈونگ میں افریشیائی ممالک کی جو کانفرنس اپریل میں ہونے والی ہے اس میں جاپانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ مسٹر شیگیمتسو کریں گے۔

کراچی میں ۲۰ مکان جل گئے

کراچی ۲۱ مارچ۔ لیاقت رفیوجی کالونی میں اچانک آگ لگ گئی جس سے بیس مکان جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

(بقیہ صفحہ ۷)

اخباری کاغذ

دنیا میں ۱۹۵۳ء میں اخباری کاغذ کی پیداوار ۱۹۵۲ء کی نسبت ۴ فی صد زائد تھی۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اس سال دنیا میں سب سے زیادہ اخباری کاغذ خرچ ہوا۔ دوسرے الفاظ میں تمام دنیا میں اخباری کاغذ کی پیداوار کا ۵۷ فیصد کاغذ امریکہ میں صرف ہوا۔ اس کے بعد برطانیہ، جاپان اور فرانس کے نام علی الترتیب آتے ہیں۔

روزناموں کی اشاعت

۱۹۵۲ء میں اخبار بینی کے لحاظ سے سب سے اونچا درجہ برطانیہ کا تھا۔ برطانیہ کے ہر ایک ہزار باشندوں میں ۶۱۵ اخبار خریدتے ہیں۔ سویڈن میں ۴۹۰ لکسمبرگ میں ۴۴۴۔ آئس لینڈ میں ۴۲۹ اور آسٹریلیا میں ۴۱۶ افراد نے روزانہ اخبار خریدا۔

اس کے مقابل میں افغانستان کے ہزار باشندوں میں روزانہ صرف ایک اخبار فروخت ہوا۔ پاکستان کمبوڈیا، ہائیٹی اور افریقی ممالک میں یہ اوسط ۲ اور ۳ کے درمیان تھی۔ تھائی لینڈ میں چار انڈونیشیا میں ۷۔ اور بھارت میں ۸ آدمیوں نے اخبار خریدا۔

کتابوں کی اشاعت

۱۹۵۳ء میں سب سے زیادہ کتابیں برطانیہ میں چھپی تھیں۔ برطانیہ کو فخر ہے کہ اس سال وہاں ۱۸ ہزار ۲۵۷ مختلف کتابیں چھپی تھیں۔ دوسرے نمبر پر امریکہ کا نام آتا ہے۔ کیونکہ وہاں ۱۲ ہزار پچاس کتابیں شائع ہوئیں۔ اس کے بعد فرانس اٹلی اور نیدرلینڈز کا نمبر ہے۔ واضح رہے کہ یہاں ایک کتاب سے مراد ایک تصنیف ہے۔ کاپیوں کی تعداد مطلب نہیں۔

ریڈیو

تمام دنیا میں ۱۹۵۳ء میں ۲۳ کروڑ ریڈیو سیٹ تھے۔ ان میں سے نصف سے زائد ریڈیو سیٹ امریکہ میں تھے اور ایک تہائی کے قریب یورپ میں۔ ایشیا میں صرف ایک کروڑ ۶۰ لاکھ سیٹ تھے۔ جنوبی امریکہ میں ۵۰ لاکھ۔ اوشینیا میں ۳۰ لاکھ اور افریقہ میں ۴۰ لاکھ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہر ہزار باشندوں میں سے ۵۲۰ کے پاس ریڈیو سیٹ ہیں۔ یورپ میں ۱۷۵ کے پاس۔ ایشیا میں ۱۲ کے پاس اور افریقہ میں ۱۰ کے پاس۔

یہ اعداد و شمار اپنی جگہ خود ان علاقوں کی معاشی اور ثقافتی زندگی کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ ان کی روشنی میں بہت سے مسائل کو سمجھا اور ان کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ (نوائے وقت ۱۷ مارچ ۱۹۵۵ء)

پاکستان کا آئین مرتب کرنے کیلئے ایک دستوری کنونشن مرتب کیا جائیگا
وزیر اعظم مسٹر محمد علی ڈھاکہ سے کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۲۱ مارچ۔ کل رات کراچی سے واپس پہنچ کر وزیر اعظم نے پھر کہا کہ پاکستان کا آئندہ آئین مرتب کرنے کیلئے ایک دستوری کنونشن طلب کیا جائے گا۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ یہ کنونشن کب بلایا جائے گا۔ وزیر اعظم نے ہنس کر کہا "انتظار کیجئے اور دیکھئے"

وزیر اعظم سے پوچھا گیا۔ کہ کیا انہیں پنڈت نہرو سے کوئی نیا مکتوب موصول ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ ابھی انہوں نے مشرقی بنگال کے سیاسی لیڈروں سے گفت و شنید جاری کرنے کے لئے دوبارہ ڈھاکہ جانے کا قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ جب یہ پوچھا گیا۔ کہ کیا وہ مشرقی بنگال کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے کابینہ کا اجلاس بلا رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے جواب دیا۔ میں کابینہ کا اجلاس نہیں بلا رہا۔ کابینہ کا اجلاس معمول کے مطابق ہوگا۔ مسٹر محمد علی نے مزید سوالات کا جواب یہ کہہ کر نہ دیا۔ کہ وہ تھکے ہوئے ہیں۔ میجر جنرل سکندر مرزا۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان اور بیگم محمد علی بھی وزیر اعظم کے ہمراہ واپس آئے ہیں۔

اکبری منڈی بند رہے گی

لاہور ۲۱ مارچ۔ بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء بروز منگل معراج شریف کے احترام میں اکبری منڈی میں کاروبار بالکل بند رہے گا۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۱ مارچ۔ کل زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۸۸.۶ اور کم سے کم درجہ حرارت ۵۹.۵ رہا۔ پیر کو غروب آفتاب ۶ بج کر ۱۷ منٹ پر اور منگل طلوع آفتاب ۶ بج کر ۳ منٹ پر

مسٹر ہیرلڈ سٹیسن کا نیا عہدہ

واشنگٹن ۲۱ مارچ۔ غیر ملکی امداد کے امریکی ادارہ کے ناظم مسٹر ہیرلڈ سٹیسن کو تخفیف اسلحہ کیلئے صدر آئزن ہاور کا سپیشل اسسٹنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اب وہ تخفیف اسلحہ کی پالیسیوں کو فروغ دینے کے لئے پورا وقت دے سکیں گے۔ ان کا مرتبہ وزیر کا ہوگا۔

فرانسیسی اسمبلی نے بجٹ منظور کر لیا

پیرس ۲۱ مارچ۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی نے کل ۲۱۱ کے مقابلہ میں ۳۹۲ ووٹوں سے ۱۹۵۵ء کا سول بجٹ منظور کر لیا۔

فرانس ایٹمی ہتھیار نہیں بنائیگا

لنڈن ۲۱ مارچ۔ تخفیف اسلحہ کمیشن میں فرانس کے نمائندے مسٹر موخ نے کہا ہے کہ فرانس ایٹمی ہتھیار نہیں بنائیگا وہ ان کا شروع ہی سے مخالف ہے اور مخالف رہیگا انہوں نے مزید کہا کہ فرانس ایٹمی ترقی کی راہ میں گامزن رہ کر بہت جلد اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرے گا۔

عربوں کے اجتماعی تحفظ کا نیا معاہدہ
تفصیلات مکمل کر لی گئیں

قاہرہ ۲۱ مارچ۔ مصر کے قومی رہنما کے وزیر میجر صلاح سالم نے کل یہاں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا عربوں کے اجتماعی تحفظ کے نئے معاہدے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اس نے اپنا کام پورا کر لیا ہے اور اب آخری غور کے لئے اس کا اجلاس آج رات ہو رہا ہے

دو امریکی طیاروں میں تصادم

ٹوکیو ۲۱ مارچ۔ کل مشرقی جاپان میں دو امریکی جٹ طیارے آپس میں ٹکرا گئے۔ دونوں طیاروں کے ہوا باز ہلاک ہو گئے ہیں۔

منٹگمری میں آتشبازی پر پابندی

منٹگمری ۲۱ مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منٹگمری نے ضلع کی حدود میں ایک ماہ تک آتشبازی کی تیاری اور استعمال پر پابندی عائد کر دی ہے۔ شادیاں اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گی۔

اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ

نیو یارک ۲۱ مارچ۔ اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک جن کی تعداد ۶۰ ہے کے وزرائے خارجہ سان فرانسسکو میں ایک خاص تقریب میں شرکت کریں گے۔ جو اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ منانے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے یہ تقریب ۲۰ جون سے ۲۶ جون تک منائی جائے گی۔

مشرقی بنگال میں انسداد تپ دق

ڈھاکہ ۲۱ مارچ۔ مشرقی بنگال میں مویشیوں میں تپ دق کا جائزہ لینے کی مہم شروع کی گئی ہے یہ مہم اقوام متحدہ کے محکمہ افزائش نسل کے ڈائرکٹر مسٹر جیفرسن کی سرکردگی میں شروع کی گئی ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو
فروغ دیجئے (مینجر)